عورت کا خوبصورتی کے لیے اپنے کچھ بال پیشانی پر ڈالنا کیسا؟

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر:34

تاریخ اجراء: 06ذوالحجۃالحرام1442ھ/17جولائی2021ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ عورت کا خوبصورتی کے لیے اپنے کچھ بال پیشانی پر ڈالنا کیسا؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

عورت کا خوبصورتی کے لیے اپنے کچھ بال، لٹ وغیرہ کی صورت میں پیشانی پر ڈالنا، اگر تو کندھوں سے اوپر بالوں کو کاٹ کر لٹ بنائی گئی ہے، تو ناجائز وگناہ ہے، کیونکہ عورتوں کے لیے کندھوں سے اوپر بالوں کو کاٹنا مردوں سے مشابہت کی وجہ سے گناہ ہے اور اگر کاٹے بغیر چہرے پر کچھ بال لٹ کی صورت میں ڈالے جائیں، تو اگر غیر محرم کے سامنے ہو، تو ناجائز وگناہ ہے کہ اس میں بے پردگی ہے اور غیر محرم کے سامنے بے پردگی کرنا حرام ہے اور اگر صرف محرم کے سامنے ہو اور فتنے کا اندیشہ نہ ہو، تو جائز اور شوہر کے لیے فی نفسہ جائز ہے اور حکمِ شرعی پر عمل کی نیت سے ہو، تو کارِ ثواب بھی ہے۔

مردانہ مشابہت اختیار کرنے والی عورتوں کے متعلق حدیثِ پاک میں ہے: ”عن ابن عباس رضی اللہ عنھما قال: لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المتشبھین من الرجال بالنساء، والمتشبھات من النساء بالرجال“ ترجمہ: حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنھما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مردوں سے مشابہت اختیار کرنے والی عورتوں اور عورتوں سے مشابہت اختیار کرنے والے مردوں پر لعنت فرمائی ہے۔ (صحیح بخاری، کتاب اللباس، باب المتشبھون بالنساء، جلد2 صفحہ874، مطبوعہ کراچی)

اور در مختار اور عقود الدریہ میں ہے، واللفظ للاوّل: ”فیہ (ای المجتبی) قطعت شعر راسھا اثمت ولعنت فی البزازیۃ ولو باذن الزوج، لانہ لا طاعۃ لمخلوق فی معصیۃ الخالق ولذا یحرم علی الرجل قطع لحیتہ والمعنی المؤثر التشبہ بالرجال“ ترجمہ: مجتبٰی شرح قدوری میں ہے عورت اپنے سر کے بال کاٹے تو

گنہگار وملعونہ ہوگی، بزازیہ میں فرمایا کہ اگرچہ شوہر کی اجازت سے ایسا کرے، اس لئے کہ خالق کی نافرمانی میں مخلوق کی اطاعت نہیں، اسی لئے مرد پر داڑھی کاٹنا حرام ہے اور عورت کے گنہگار ہونے کی علت اور وجہ یہ ہے کہ اس میں مردوں کے ساتھ مشابہت پائی جاتی ہے۔(درمختار، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی البیع، جلد 9، صفحہ 672،670، مطبوعہ کوئٹہ)

شیخ الاسلام والمسلمین اعلیٰ حضرت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ (سالِ وفات: 1340 ھ) لکھتے ہیں: ”عورت کو اپنے سر کے بال کترنا حرام ہے اور کترے، تو ملعونہ کہ مردوں سے تشبّہ ہے۔“ (فتاوی رضویہ، جلد 24، صفحہ 543، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

عورت کے زینت ظاہر کرنے کے تفصیلی احکام قرآن مجید میں یوں بیان کیے گئے ہیں: ﴿وَلَا یُبْدِیْنَ زِیْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَ لْیَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُیُوْبِهِنَّ وَلَا یُبْدِیْنَ زِیْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اٰبَآىٕهِنَّ اَوْ اٰبَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اَبْنَآىٕهِنَّ اَوْ اَبْنَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِیْۤ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِیْۤ اَخَوٰتِهِنَّ﴾ ترجمۂ کنز العرفان: اور اپنی زینت نہ دکھائیں مگر جتنا (بدن کا حصہ) خود ہی ظاہر ہے اور وہ اپنے دوپٹے اپنے گریبانوں پر ڈالے رکھیں اور اپنی زینت ظاہر نہ کریں مگر اپنے شوہروں پر یا اپنے باپ یا شوہروں کے باپ یا اپنے بیٹوں یا شوہروں کے بیٹے یا اپنے بھائیوں یا اپنے بھتیجوں یا اپنے بھانجوں (پر)۔(پارہ 18، سورۃ النور، آیۃ 31)

اوپر بیان کردہ آیتِ مبارکہ کے تحت علامہ ابو البرکات عبد اللہ بن احمد نسفی رحمۃ اللہ علیہ (سالِ وفات: 710ھ) لکھتے ہیں: ”الزينة ما تزينت به المرأة من حلي أو كحل أو خضاب، والمعنى ولا يظهرن مواضع الزينة إذ إظهار عين الزينة وهي الحلي ونحوها مباح فالمراد بها مواضعها...، ومواضعها الرأس والأذن والعنق والصدر والعضدان والذراع والساق... إلا ما جرت العادة والجبلة على ظهوره وهو الوجه والكفان والقدمان، ففي سترها حرج بين“ ترجمہ: زینت سے مراد وہ چیزیں ہیں جن کے ذریعے عورت سجتی سنورتی ہے جیسے زیور، سرمہ اور مہندی وغیرہ اور چونکہ محض زینت کے سامان کو دکھانا مباح ہے اس لئے آیت کا معنی یہ ہے کہ مسلمان عورتیں اپنے بدن کے ان اعضا کو ظاہر نہ کریں جہاں زینت کرتی ہیں، جیسے سر، کان، گردن، سینہ، بازو، کہنیاں اور پنڈلیاں، البتہ بدن کے وہ اعضا جو عام طور پر ظاہر ہوتے ہیں جیسے چہرہ، دونوں ہاتھ اور دونوں پاؤں، انہیں چھپانے میں چونکہ مشقت واضح ہے، اس لئے ان اعضا کو چھپانا ضروری نہیں۔(لیکن فی زمانہ چہرہ چھپایا جائے گا)۔
(تفسیر مدارک التنزیل، تحت ھذہ الآیۃ، جلد 2، صفحہ 500، مطبوعہ لاھور)

عورت کے چہرے اور ہاتھ، پاؤں کی ہتھیلیوں کے علاوہ بالوں سمیت پورا جسم ستر ہے، جیسا کہ حدیثِ پاک میں

ہے:"عن عائشة رضي الله عنها، أن أسماء بنت أبي بكر، دخلت على رسول الله صلى الله عليه وسلم وعليها ثياب رقاق، فأعرض عنها رسول الله صلى الله عليه وسلم، وقال:"يا أسماء، إن المرأة إذا بلغت المحيض لم تصلح أن يرى منها إلا هذا وهذا" وأشار إلى وجهه وكفيه" ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت اسماء بنت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئیں، تو ان پر باریک کپڑا تھا (یعنی ایسا کپڑا تھا جس سے بال وغیرہ نظر آرہے تھے)، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے اعراض فرمالیا اور ارشاد فرمایا: اے اسماء! بے شک عورت جب حیض کو پہنچ جائے (یعنی بالغ ہو جائے)، تو ہر گز درست نہیں ہے کہ اس عورت کا اِس حصے اور اِس حصے کے علاوہ کچھ دکھائی دے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چہرے اور ہتھیلیوں کی طرف اشارہ فرمایا۔ (سنن ابو داؤد، کتاب اللباس، باب فیما تبدی المراۃ من زینتھا، جلد 2، صفحہ 212، مطبوعہ لاھور)

عورت کے بال ستر میں شامل ہونے کے متعلق تنویر الابصار مع درمختار میں ہے:"(وللحرة جميع بدنها) حتى شعرها النازل في الاصح (خلا الوجه والكفين والقدمين)...(وتمنع) المرأة الشابة (من كشف الوجه بين رجال لخوف الفتنة)" ترجمہ: چہرہ، دونوں ہتھیلیوں اور دونوں پاؤں کے علاوہ، آزاد عورت کا تمام بدن، حتی کہ لٹکے ہوئے بال بھی سترِ میں شامل ہیں اور (فی زمانہ) فتنے کے خوف کی وجہ سے جوان عورت کو مردوں کے سامنے اپنا چہرہ ظاہر کرنے سے بھی منع کیا جائے گا۔ (درمختار مع ردالمحتار، باب شروط الصلاۃ، جلد 2، مطلب في ستر العورة، صفحہ 95، مطبوعہ کوئٹہ)

عورت کا اپنے محرم کے سامنے بال وغیرہ ستر کے اعضا کو ظاہر کرنے کی شرط بیان کرتے ہوئے علامہ علاؤالدین حصکفی رحمۃ اللہ علیہ (سالِ وفات: 1088ھ/1677ء) لکھتے ہیں:"إن أمن شهوته وشهوتها أيضا وإلا لا" ترجمہ: اگر مرد و عورت کو اپنی شہوت سے امن ہو، تو دیکھنا جائز ہے، ورنہ ہر گز جائز نہیں۔ (درمختار مع ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی النظر، جلد 9، صفحہ 605، مطبوعہ کوئٹہ)

شیخ الاسلام والمسلمین اعلیٰ حضرت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ (سالِ وفات: 1340ھ/1921ء) لکھتے ہیں:"عورت اگر نامحرم کے سامنے اس طرح آئے کہ اُس کے بال، گلے اور گردن یا پیٹھ یا کلائی یا پنڈلی کا کوئی حصہ ظاہر ہو یا لباس ایسا باریک ہو کہ ان چیزوں سے کوئی حصہ اُس میں سے چمکے، تو یہ بالاجماع حرام اور ایسی وضع ولباس کی عادی عورتیں فاسقات ہیں اور ان کے شوہر اگر اس پر راضی ہوں یا حسبِ مقدور بندوبست نہ کریں، تو دیوث ہیں۔" (فتاوی رضویہ، جلد 6، صفحہ 509، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

عورت کا شوہر کے لیے زینت کرنے کی فضیلت کے متعلق حدیثِ پاک میں ہے: ”عن أبي هريرة قال: قيل: يا رسول الله، أي النساء خير؟ قال: التي تسره إذا نظر، وتطيعه إذا أمر، ولا تخالفه فيما يكره في نفسها وماله“ ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کی گئی، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! عورتوں میں سے بہتر کون ہے؟ ارشاد فرمایا: وہ کہ شوہر اس کو دیکھے، تو وہ (اپنے بناؤ سنگھار اور اپنی اداؤں سے) اس کا دل خوش کر دے اور اگر شوہر کسی بات کا حکم دے، تو اس کی اطاعت کرے اور اپنی ذات اور شوہر کے مال میں جو چیزیں اس کو ناپسند ہوں اس کی مخالفت نہ کرے۔ (مسند احمد، ابو ھریرۃ، جلد 12، صفحہ 383، مطبوعہ مؤسسۃ الرسالۃ)

امامِ اہلسنّت اعلیٰ حضرت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: ”عورت کا اپنے شوہر کے لئے گہنا (زیور) پہننا، بناؤ سنگار کرنا، باعثِ اجرِ عظیم اور اس کے حق میں نمازِ نفل سے افضل ہے۔“ (فتاویٰ رضویہ، جلد 22، صفحہ 126، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم